حضرت سیدنا شیخ شرف الدین

مصلح الدین سعدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حالاتِ زندگی

پیشکش:

مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawat-e-Islami

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خلاصہ:

تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ سیاحت پر کمر بستہ ہوئے اور تقریبا ۳۰ سال سیاحت میں رہے اور دورانِ سیاحت کئی گم کردہ راہِ ہدیٰ کو راہِ خدا پر لگایا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلکِ اہلسنّت کے ترجمان تھےاور مسلکِ اہلسنّت ہی آپ کا سرمایۂ جان تھا،پوری زندگی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے عشق کا درس دیتے رہے۔

تاریخِ ولادت باسعادت ومقامِ ولادت:

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت ۵۸۹ھ کو شیراز (ایران) میں ہوئی۔

نام،لقب، تخلص وسلسلۂ بیعت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نامی اسم گرامی شرف الدین، لقب مصلح الدین اور تخلص سعدی ہے۔آپ سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی کے خلیفہ ومرید،غوث محمد بہاؤ الحق ملتانی کے پیر بھائی اور علامہ ابنِ جوزی کے شاگرد تھے۔

(گلستان سعدی، ص ۳،۲)

تعلیم وتربیت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تعلیم کی ابتداء گھر سے شروع کی،حضرت شیخ سعدی نے اپنے درویش منش والد سے زہد وعبادت اور صلاح وتقویٰ کی بھی ترغیب وتعلیم حاصل کی، دارالعلوم شیراز کے علمائے جلیل القدر اساتذہ سے درس وتدریس حاصل کیا،والد صاحب کے انتقال کے بعد علوم وفنون کے حصول کے لئے آپ جامعہ نظامیہ بغداد تشریف لے گئے۔(گلستان سعدی، ص ۳)

اساتذہ:

[1]: آپ کے والدِ بزرگوار حضرت علامہ عبداللہ شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

[2]: استاذ الاساتذہ شیخ ابو اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

[3]: مشہور ومعروف شیخ المدرسین استاد شیخ علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی سے حدیث اور تفسیر کی تعلیم حاصل کی۔

سلسلۂ بیعت وخلافت:

مروجہ علوم سے فراغت کے بعد شیخ سعدی نے حضور سیدنا غوثِ اعظم دستگیر، پیرانِ پیر، قطبِ ربّانی شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر علم تصوف اور طریق معرفت وسلوک حاصل کئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھی صحبت یافتہ ہیں۔

دینی خدمات:

تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ سیاحت پر کمر بستہ ہوئے اور تقریبا ۳۰ سال سیاحت میں رہے اور دورانِ سیاحت کئی گم کردہ راہِ ہدیٰ کو راہِ خدا پر لگایا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلکِ اہلسنّت کے ترجمان تھےاور مسلکِ اہلسنّت ہی آپ کا سرمایۂ جان تھا،پوری زندگی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے عشق کا درس دیتے رہے، بلغ العلی بکمالہ۔۔۔آپ ہی کی نعت ہے،بعد سیاحت آپ نے تصنیف وتالیف میں قدم رکھا اور بیشمار قصائد وغزلیات اور تصانیف یاد گار چھوڑی ہیں، جن میں سے گلستانِ سعدی وبوستانِ سعدی کی خوشبو تا قیامت مہکتی رہے گی۔

تصانیف:

گلستان اور بوستان شیخ سعدی ایسی تصانیف ہیں جن کو سدا بہار حیثیت حاصل ہے، ان دونوں کتب میں پند ونصائح، تہذیب واخلاق، حسن قبول اور فصاحت وبلاغت بے بہا موجود ہیں۔

[3]: کریما

[4]: دیوان غزلیات

[5]: مجموعہ قطعات ورباعیات

[6]: قصائر عربی وفارسی

[7]: تاریخ عباسیہ ،تاریخ بغداد

[8]: جزائر افریقہ

[9]: تصوف میں چند مسائل

شیخ سعدی کی شادی:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو عقد فرمائے،ایک شادی حلب میں ایک رئیس زادی کے ساتھ کی تھی، دوسری شادی صفاء (یمن) میں کی تھی۔ دوسری بیوی سے آپ کی اولاد بھی پیدا ہوئی لیکن ایام طفولیت میں ہی وفات پا گئی۔

وفات ومدفن:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاوصالِ ظاہری ۶۹۰ھ ۵ شوال المکرم میں ہوااور آپ کا مزارِ پُر انوار شہرِ شیراز سے ۳ میل دور سعدیہ بستی میں زیارت گاہِ خواص وعام ہے۔(گلستان سعدی، ص۶)

اقوال:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نصیحت آموز چند اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

[1]: زندگی کا راز صبر میں پوشیدہ ہے۔

[2]: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام زندہ رہے تو اولاد کو اچھے اخلاق سکھاؤ۔

[3]: اگرچہ انسان کو مقدر سے زیادہ رزق نہیں ملتا۔ لیکن رزق کی تلاش میں سستی نہ کرو۔

[4]: شیر سے پنجہ آزمائی کرنا اور تلوار پر مکہ مارنا ایک ہی بات ہے۔

[5]: موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی قیمتی گرد اگر آسمان پر بھی چڑھ جائے تو بھی بے قیمت۔

[6]: جو شخص دوسروں کے غم سے بے غم ہے آدمی کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔

[7]: دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے اسوقت تک جب تک وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔

[8]: اگر چڑیوں میں اتحاد ہو جائے تو وہ شیر کی کھال اتار سکتی ہیں۔

[9]: عقل مند اسوقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

[10]: رزق کی کمی اور زیادتی دونوں ہی برائی کی طرف لے جاتی ہیں۔

[11]: دنیاداری نام ہے اللہ سے غافل ہو جانے کا۔ ضروریات زندگی اور بال بچوں کی پرورش کرنا دنیاداری نہیں۔

[12]: مصیبت کو پوشیدہ رکھنا جوانمردی ہے۔

[13]: مطالعہ غم اور اداسی کا بہترین علاج ہے۔

[14]: اچھی عادات کی مالکہ عورت اگر فقیر کے گھر بھی ہو تو اسے بادشاہ بنا دیتی ہے۔

[15]: دوست وہ ہے جو دوست کا ہاتھ پریشان حال و تنگی میں پکڑتا ہے۔

[16]: بروں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسے نیکوں کے ساتھ برائی کرنا۔

[17]: بھوک اور مسکینی میں زندگی گزارنا کسی کمینے کے سامنے دست سوال کرنے سے بہتر ہے۔

[18]: جو کوئی اپنی کمائی سے روٹی کھاتا ہے اسے حاتم طائی کا احسان اٹھانا نہیں پڑتا۔

[19]: سب داناؤں کا اس پر اتفاق ہے کہ حق شناس کتا ناشکر گزار انسان سے بہتر ہے۔

[20]: جو شخص اپنے سے زیادہ طاقتور انسان سے زور آزمائی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو تباہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

[21]: خدا کے دوستوں کی اندھیری رات بھی روز روشن کی طرح چمکتی ہے۔

[22]: کمزور دشمن اطاعت قبول کرے اور دوست بن جائے اسکا مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا کہ وہ مضبوط دشمن بننا چاہتا ہے۔

[23]: اے عقل مند ہاتھ دھولے جو دشمنوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔

[24]: نہ تو اسقدر سختی کر کہ لوگ تجھ سے تنگ آجائیں اور نہ اسقدر نرمی کہ تجھ پر حملہ کر دیں۔

[25]: جو شخص طاقت کے دنوں میں نیکی نہیں کرتا ضعف کے دنوں میں تکلیف اٹھاتا ہے۔

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawateislami

[26]: جو شخص بچپن میں ادب کرنا نہیں سیکھتا بڑی عمر میں اس سے بھلائی کی کوئی امید نہیں۔

[27]: جب آمدنی نہ ہو تو تھوڑا تھوڑا خرچ کر کیوں کہ ملاح گایا کرتے ہیں کہ اگر بارش نہ ہو تو دریائے دجلہ بھی ایک سال میں خشک ہو جاتے ہیں۔

[28]: یہ ضروری نہیں کہ جو خوبصورت ہو نیک سیرت بھی ہو گا کیوں کہ کام کی چیز اندر ہوتی ہے باہر نہیں۔

[29]: جو شخص دشمن سے صلح کرتا ہے اسے دوستوں کو آزار پہنچانے کا خیال ہے۔

[30]: آہستہ آہستہ مگر مسلسل چلنا کامیابی کی علامت ہے۔

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami